QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

شراب کی حرمت اور اس کے طبی و سماجی مضرات: اسلامی تعلیمات اور جدید سائنسی تحقیقات کا تقابلی مطالعہ

The Prohibition of Alcohol and Its Medical and Social Harms: A Comparative Study of Islamic Teachings and Modern Scientific Research

Muhammad Ahmad
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, Dar-ul-Madina International University, Islamabad / PhD Scholar, Dept. of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur. Email: drmeerahmadmalik@gmail.com

Submission Date: 02 October 2026
Review Date: 07 October 2026
Acceptance Date: 22 October 2026
Publication Date: 29 October 2026

Article Link: https://alamir.com.pk/index.php/ojs/article/view/367

Abstract

Few prohibitions in Islamic law are as categorical as that of khamr, yet few are so often defended with loose appeals to science. This article revisits the prohibition with two aims: to establish its textual and juristic basis with precision, and to examine what current biomedical and social evidence can, and cannot, contribute to understanding its wisdom. Methodologically, the study adopts a qualitative, comparative design combined with a structured review of the literature. Islamic sources, namely the Qur'an, authenticated Hadith, classical and modern exegesis (al-Ṭabarī, al-Rāzī, Ibn ʿĀshūr, al-Zuḥaylī, al-Ṣābūnī and al-Shaʿrāwī) and authoritative Hanafi texts culminating in the fatwā position of Imam Muḥammad as affirmed by Ibn ʿĀbidīn and Imam Aḥmad Riḍā Khān, were retrieved and verified against primary editions, largely through al-Maktaba al-Shāmila. Empirical sources were selected through an evidence hierarchy that privileges World Health Organization data, Global Burden of Disease analyses, systematic reviews and meta-analyses over single studies. The findings were then mapped onto the five objectives of the Sharīʿah and classified into three tiers: clear convergence, partial convergence and methodological limits. The analysis reveals strong convergence on cognitive impairment and addiction, liver disease, cancer, injuries and intimate-partner violence; in 2019 alcohol caused an estimated 2.6 million deaths worldwide. Evidence on low-volume drinking and cardiovascular health, and on certain prenatal outcomes, remains contested, while the Qur'anic harm of turning people away from the remembrance of God and from prayer lies beyond empirical measurement. The study argues that modern science neither grounds nor proves the ruling, which rests on revelation; it offers instead a contemporary lens on its wisdom, above all the preservation of the intellect. It further shows that the Prophetic strategy of gradual reform, blocking the means and outlawing the entire supply chain anticipates what public-health research now identifies as the most effective alcohol-control measures. Recommendations are offered for curricula, preaching, health policy and interdisciplinary research.

Keywords: Khamr, Alcohol, Maqāṣid al-Sharīʿah, Public Health, Islamic Law and Medicine.

تمہید

اسلام نے انسان کی جان، عقل، نسل، مال اور دین کو ایسی امانت قرار دیا ہے جس کی حفاظت ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اسی لیے شریعتِ مطہرہ نے کھانے پینے کے معاملات کو بھی محض ذاتی پسند ناپسند پر نہیں چھوڑا، بلکہ پاکیزہ چیزوں کو حلال اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا۔ قرآنِ کریم نے حضور نبی کریم ﷺ کا ایک امتیازی وصف یہ بیان فرمایا ہے: ﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾[1] "اور وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔" یہ آیت اس اصول کی بنیاد ہے کہ اسلام میں حرام کردہ چیزوں کے پیچھے انسانی مصلحت کی حفاظت اور مفسدے کا ازالہ کارفرما ہوتا ہے، خواہ اس کی پوری حکمت ہماری عقل پر ظاہر ہو یا نہ ہو۔

شراب (خمر) ان چیزوں میں سرِفہرست ہے جنہیں اسلام نے قطعی طور پر حرام قرار دیا۔ لیکن عصرِ حاضر میں یہ ایک عالمی صنعت اور بہت سے معاشروں کی ثقافت کا حصہ بن چکی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق دنیا میں پندرہ سال سے زائد عمر کے تقریباً چالیس کروڑ افراد شراب نوشی سے متعلق امراض (Alcohol Use Disorders) میں مبتلا ہیں، اور 2019ء میں تقریباً چھبیس لاکھ (26 Lac) اموات شراب نوشی کے سبب ہوئیں۔[2] یہ اعداد و شمار اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ شراب کا مسئلہ آج محض ایک فقہی بحث نہیں بلکہ ایک بڑا طبی، نفسیاتی اور سماجی چیلنج ہے۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی بہت سی تحریروں میں ایک عام رجحان یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جدید سائنس کو قرآنِ کریم کی "تصدیق" کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ طرزِ فکر اگرچہ نیک نیتی پر مبنی ہوتا ہے، مگر علمی اعتبار سے کمزور ہے، کیونکہ سائنسی نتائج مسلسل تبدیل ہوتے رہتے ہیں جبکہ وحی کا حکم قطعی اور ابدی ہے۔ وحی کو سائنس کی سند کا محتاج بنانا دراصل اس کے مرتبے کو کم کرنا ہے۔ لہٰذا اس مقالے کا بنیادی سوال یہ نہیں کہ "کیا سائنس نے قرآن کو ثابت کر دیا؟" بلکہ یہ ہے کہ اسلام نے شراب کو کیوں حرام قرار دیا، اسلامی نصوص میں اس کے کن مضرات کی طرف اشارہ ملتا ہے، اور جدید طبی و سماجی تحقیقات ان مضرات کے بارے میں کیا شواہد پیش کرتی ہیں؟

عربی تفسیری ادب میں جدید دور کے کئی جلیل القدر علماء نے شراب کے مضرات پر گفتگو فرمائی ہے۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے "التفسیر المنیر" میں شراب کے صحی، عقلی، مالی اور اجتماعی مضرات کو الگ الگ عنوانات کے تحت بیان کیا ہے۔[3] شیخ محمد علی صابونی نے "روائع البیان" میں آیاتِ خمر کی فقہی تفسیر کے بعد "حکمۃ التشریع" کا مستقل باب قائم کیا ہے۔[4] انگریزی زبان میں لورا میخالک Laura (Michalak) اور کیرن ٹروکی (Karen Trocki) نے اسلام اور شراب کے تعلق پر ایک جامع جائزہ پیش کیا ہے، جس میں اسلامی احکام کے ساتھ مسلم معاشروں میں شراب نوشی کے رجحانات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔[5] تاہم ان کاوشوں میں تازہ ترین منظم جائزوں اور اسلامی مقاصد کے درمیان باقاعدہ تقابل، اور شواہد کی قوت وضعف کی نشاندہی کا پہلو نسبتاً کم ہے۔ یہی خلا اس مقالے کا محرک ہے۔

1: اسلام میں خمر کا مفہوم اور اس کی حرمت

1.1: خمر کا لغوی مفہوم

لفظ "خمر" کا مادہ (خ م ر) عربی زبان میں ڈھانپنے اور ملا کر چھپا دینے کے معنی دیتا ہے۔ امام ابو الحسین احمد بن فارس فرماتے ہیں:

> "الخاء والميم والراء أصلٌ واحد يدلُّ على التغطية، والمخالطةِ في سَتْر"[6]
>
> "خاء، میم اور راء ایک ہی بنیادی مادہ ہے جو ڈھانپنے اور اس طرح گھل مل جانے پر دلالت کرتا ہے جس میں پردہ پوشی ہو"۔

اسی مادے سے عورت کی اوڑھنی کو "خمار" کہا جاتا ہے۔ امام ابو نصر جوہری نے امام ابن الاعرابی سے نقل کیا ہے کہ اسے خمر اس لیے کہا گیا کہ اسے چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس میں خمیر اٹھ آتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ نام عقل کے ساتھ اس کے گھل مل جانے کی وجہ سے ہے۔[7] امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے ان دونوں وجوہ کو یوں جمع فرمایا ہے:

> "سُمِّيَتِ الْخَمْرُ خَمْرًا لِأَنَّهَا خَامَرَتِ الْعَقْلَ، أَيْ خَالَطَتْهُ فَسَتَرَتْهُ"[8]
>
> "شراب کو خمر اس لیے کہا گیا کہ وہ عقل کے ساتھ گھل مل جاتی ہے، یعنی اس میں مل کر اسے ڈھانپ لیتی ہے"۔

یہ لغوی تحقیق اپنے اندر ایک گہرا مفہوم رکھتی ہے: شراب کی اصل خرابی اس کا رنگ، ذائقہ یا اجزاء نہیں بلکہ اس کا عقل کو ڈھانپ دینا (یعنی نشہ آور ہونا) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے منبرِ رسول ﷺ پر خطبہ دیتے ہوئے شراب کی جامع تعریف ان الفاظ میں فرمائی: "وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ"[9] "اور خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔" یہ تعریف آگے چل کر فقہی تقسیم اور جدید تقابل دونوں کی بنیاد بنتی ہے۔

1.2: قرآنِ کریم میں خمر کا ذکر اور حرمت کی تدریج

قرآنِ کریم نے شراب کی حرمت کو ایک حکیمانہ تدریج کے ساتھ نافذ فرمایا۔ عرب معاشرے میں شراب صدیوں سے رچی بسی تھی، اس کی تعریف میں قصیدے کہے جاتے تھے اور اسے سخاوت و مروت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔[10] ایسے معاشرے سے ایک ہی حکم کے ذریعے اسے یکسر ختم کرنا انسانی نفسیات کے خلاف ہوتا۔ تیونس کے مشہور اسلامی سکالر شیخ محمد طاہر ابن عاشور (المتوفی 1973ء) نے اسی حکمت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان کی مصلحتوں پر آمادہ کرنے میں بھی اپنی رحمت کو ملحوظ رکھا اور اس سلسلے میں تدریج کا طریقہ اختیار فرمایا۔[11] مفسرینِ کرام کے نزدیک یہ تدریج تین مراحل میں ہوئی۔

مرحلۂ اول: سب سے پہلے سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا﴾[12] "لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، فرما دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے۔" اس آیت نے حکمِ قطعی دینے کے بجائے ایک عقلی میزان قائم کیا کہ جس چیز کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہو، عاقل اس سے اجتناب کرتا ہے۔ یہ آیت جدید تقابلی مطالعے کے لیے بھی نہایت اہم ہے، کیونکہ اس نے شراب میں کچھ "منافع" کے وجود کا انکار نہیں کیا بلکہ انہیں نقصان کے مقابلے میں کمتر قرار دیا۔

مرحلۂ دوم: پھر سورۂ نساء کی آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾[13] "اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو جو کچھ کہتے ہو۔" اس حکم نے عملاً شراب نوشی کے اوقات کو محدود کر دیا، کیونکہ پانچ نمازوں کے درمیان نشے کی گنجائش بہت ہی کم رہ گئی۔

مرحلۂ سوم: آخر میں سورۂ مائدہ کی فیصلہ کن آیات نازل ہوئیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾[14] "اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور فال کے تیر سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آؤ گے؟"

ان مراحل کی تاریخی تائید سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے جسے امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ آپ ہر آیت کے نزول پر دعا کرتے: «اللهم بَيِّنْ لنا في الخمرِ بيانًا شافيًا»[15] "اے اللہ! ہمارے لیے شراب کے بارے میں شافی (واضح) بیان نازل فرما"، یہاں تک کہ سورۂ مائدہ کی آیات نازل ہوئیں اور آپ نے عرض کیا: "ہم باز آ گئے۔"[16] مفسرین کا معتمد قول یہ ہے کہ شراب کی ممانعت تین مراتب میں تدریجاً واقع ہوئی۔[17]

اسلامی تعلیمات کی تاثیر کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب حرمت کا اعلان ہوا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی تامل کے بغیر شراب کے مٹکے انڈیل دیے، یہاں تک کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بقول مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔[18] یہ انسانی تاریخ میں نشہ آور مشروب سے اجتماعی اور رضاکارانہ دستبرداری کی ایک بے مثال نظیر ہے۔

1.3: آیتِ مائدہ کا تجزیہ: تقابلی مطالعے کی بنیاد

سورۂ مائدہ کی آیت 91 اس مقالے کی تقابلی فکر کی اساس ہے، کیونکہ اس میں شراب کے دو بنیادی مضرات کی تصریح کی گئی ہے: ایک "العداوۃ و البغضاء" یعنی باہمی دشمنی اور بغض، جو سماجی پہلو ہے؛ اور دوسرا "الصد عن ذکر اللہ و عن الصلاۃ" یعنی اللہ کی یاد اور نماز سے روکنا، جو روحانی اور ذہنی پہلو ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ نے پہلے مضرت کی تفسیر میں فرمایا کہ شیطان یہ چاہتا ہے کہ:

> "ليُعادِيَ بعضُكم بعضًا، ويُبَغِّضَ بعضَكم إلى بعضٍ، فيُشَتِّتَ أمرَكم بعدَ تأليفِ اللهِ بينكم بالإيمانِ"[19]
>
> "تم ایک دوسرے سے دشمنی کرنے لگو اور ایک دوسرے کو مبغوض ہو جاؤ، اور یوں وہ تمہارے معاملے کو منتشر کر دے، جبکہ اللہ نے ایمان کے ذریعے تمہارے درمیان الفت پیدا فرمائی تھی"۔

اس آیت کا سببِ نزول بھی اسی سماجی پہلو کو نمایاں کرتا ہے۔ صحیح مسلم شریف میں مسلمانوں کا ایک واقعہ مذکور ہے کہ تحریم سے پہلے ایک محفل میں شراب پی گئی تو بات فخر و مباہات سے بڑھ کر جھگڑے تک پہنچی اور ایک شخص کو چوٹ آئی، جس کے بعد یہ آیات نازل ہوئیں۔[20] یوں قرآنِ کریم نے شراب کے مضرات کو کسی نظری بحث کے بجائے ایک ٹھوس سماجی تجربے کے پس منظر میں بیان فرمایا۔

1.4: احادیثِ نبویہ میں خمر کا حکم

احادیثِ مبارکہ نے قرآنی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے اسے ایک جامع اصول کی شکل دے دی۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ"۔[21] ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ "فقہائے احناف رحمہم اللہ کے نزدیک "خمر" لغت میں انگور کے کچے شیرے سے بنی شراب کا خاص نام ہے، جو حرام لعینہ ہے اور جس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے، کیونکہ "حُرْمَةُ الْخَمْرِ قَطْعِيَّةٌ وَهِيَ فِي غَيْرِهَا ظَنِّيَّةٌ"۔[22] خمر کی حرمت قطعی ہے اور دوسرے مشروبات میں ظنی"۔ اسی بنا پر حضرت سیدنا امامِ اعظم اور حضرت سیدنا امام ابو یوسف رحمہما اللہ نے بعض دیگر مشروبات[23] میں صرف نشہ آور مقدار کو حرام قرار دیا جبکہ محررِ مذہبِ حنفی حضرت سیدنا امام محمد رحمہ اللہ نے اس حدیث "مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ"۔[24] "جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔" کو بنیاد بناتے ہوئے ہر نشہ آور چیز کے قلیل و کثیر کا استعمال حرام قرار دیا۔ متاخرین احناف نے بھی حضرت امام محمد رحمہ اللہ ہی کے قول پر فتویٰ دیا چنانچہ علامہ علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "وَحَرَّمَهَا مُحَمَّدٌ ... مُطْلَقًا قَلِيلَهَا

وَكَثِيرِهَا، وَبِهِ يُفْتَى"،اور خاتمۃ المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:"أَيْ بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ۔[25]"یعنی فتویٰ امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے، اور یہی تینوں ائمہ[26] کا قول ہے"۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمہ اللہ نے اسی کو مذہبِ معتمد قرار دیتے ہوئے فرمایا:"قولِ منصور و مختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ مثلِ شراب حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاستِ غلیظہ ہے۔ یہی مذہبِ معتمد اور اسی پر فتویٰ ہے۔"[27] یوں فقہِ حنفی کے مفتیٰ بہ قول کے مطابق بھی ہر نشہ آور شے کی قلیل مقدار بھی حرام ہے، اور اس نے جدید تقابل کے لیے "کم مقدار" کی بحث کو شرعی سطح پر طے کر دیا ہے۔

شراب سے متعلق ایک حیرت انگیز ارشاد وہ ہے جو حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں صادر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں شراب کو دوا کے طور پر بناتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:"إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ"[28]"یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔" اسی طرح آپ ﷺ نے شراب سے متعلق ان تمام افراد پر لعنت فرمائی جن میں شراب پینے والا، پلانے والا، خریدنے والا، بیچنے والا، نچوڑنے والا، نچڑوانے والا، اٹھانے والا، اور جس کے لیے اٹھائی جائے شامل ہیں۔[29] یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام نے شراب کو ایک انفرادی گناہ کے بجائے ایک پورے معاشی اور سماجی نظام کے طور پر دیکھا اور اس کی پوری زنجیر کو کاٹ دیا، جو جدید پبلک ہیلتھ کی اصطلاح میں "سپلائی اور ڈیمانڈ" دونوں کو ممنوع قرار دینا ہے۔

روحانی پہلو کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:"وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ"[30]"اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس وقت وہ (کامل) مومن نہیں ہوتا۔" اور خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ قول معروف ہے: «اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ»[31]"شراب سے بچو، کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔"

2: شراب کے طبی مضرات

جدید طب (Medical) نے شراب کے جسمانی اثرات پر وسیع تحقیق کی ہے۔ عصرِ حاضر کے مفسرین نے بھی اس طبی پہلو کی طرف توجہ دلائی۔ شیخ ابن عاشور نے آیتِ بقرہ کی تفسیر میں شراب کے گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

> "وَمِنْ آثَامِهَا مَا قَرَّرَهُ الْأَطِبَّاءُ الْمُتَأَخِّرُونَ أَنَّهَا تُورِثُ الْمُدْمِنِينَ عَلَيْهَا أَضْرَارًا فِي الْكَبِدِ وَالرِّئَتَيْنِ وَالْقَلْبِ وَضَعْفًا فِي النَّسْلِ"۔[32]
>
> "اور اس کے گناہوں (نقصانات) میں سے وہ بھی ہے جو متاخر اطباء نے ثابت کیا ہے کہ یہ عادی شرابیوں کے جگر، پھیپھڑوں اور دل کو نقصان پہنچاتی اور نسل میں کمزوری پیدا کرتی ہے"۔

شیخ ابن عاشور نے یہاں "المدمنین" یعنی عادی شرابیوں کا لفظ استعمال کر کے غیر معمولی علمی احتیاط کا مظاہرہ فرمایا، کیونکہ ان کے زمانے کی طبی معلومات زیادہ تر کثرتِ شراب نوشی کے نقصانات تک محدود تھیں۔ ذیل میں ہم جدید تحقیقات کی روشنی میں انہی اعضاء اور مزید پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں۔

عالمی ادارۂ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق 2019ء میں شراب سے منسوب تقریباً **چھبیس لاکھ** (26 Lac) اموات میں سے سولہ لاکھ غیر متعدی امراض (جیسے جگر، دل اور سرطان کے امراض)، سات لاکھ حادثات و زخموں، اور تین لاکھ متعدی امراض کے سبب ہوئیں۔ ذیل میں جدول اس تقسیم کو واضح کرتا ہے:

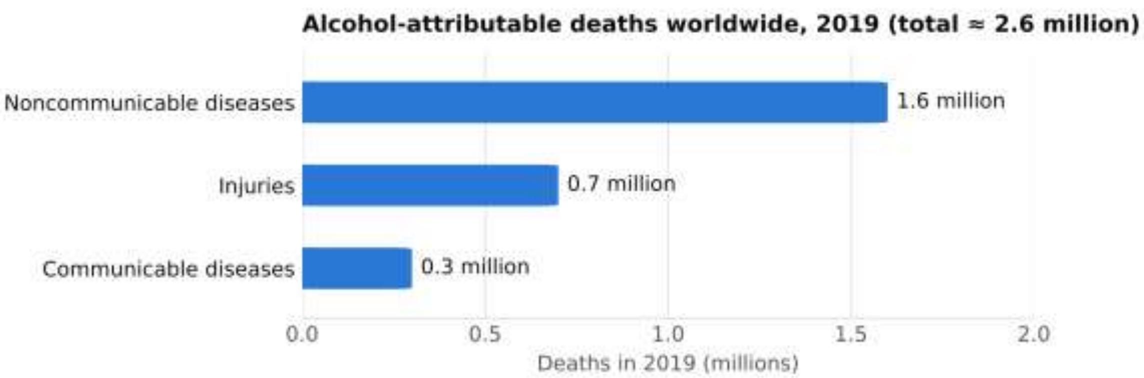

شکل 1: 2019ء میں شراب سے منسوب عالمی اموات کی بنیادی اقسام (ماخذ: عالمی ادارۂ صحت؛ شکل مقالہ نگار نے انہی اعداد سے تیار کی)[33]

2.1: جگر کی بیماریاں

جگر (Liver) شراب سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والا عضو ہے، کیونکہ جسم میں داخل ہونے والے الکحل کا بیشتر حصہ یہیں ہضم (Metabolize) ہوتا ہے۔ شراب سے متعلق جگر کی بیماری (Alcohol-related Liver Disease) کئی مراحل سے گزرتی ہے: جگر پر چربی کا جمنا (Fatty Liver)، جگر کی سوزش (Alcoholic Hepatitis)، جگر کے ریشوں کا سخت ہونا (Fibrosis)، جگر کا سکڑ کر ناکارہ ہو جانا (Cirrhosis) اور بالآخر بعض صورتوں میں جگر کا سرطان۔ 2023ء میں شائع ہونے والے ایک منظم جائزے اور میٹا اینالیسس کے مطابق، جس میں دنیا بھر کے 99 ڈیٹا سیٹس کا تجزیہ کیا گیا، شراب سے متعلق جگر کی بیماری کی عالمی شرح 4.8 فیصد پائی گئی، جبکہ ان مریضوں میں مجموعی شرحِ اموات تقریباً 24 فیصد ریکارڈ کی گئی۔[34] یہ نتائج اس بات کی واضح علامت ہیں کہ جگر کی بیماری شراب نوشی کا ایک عام اور مہلک نتیجہ ہے۔

2.2: سرطان (کینسر)

جدید طب کی سب سے اہم دریافتوں میں سے ایک شراب اور سرطان کا تعلق ہے۔ بین الاقوامی ادارہ برائے تحقیقِ سرطان (IARC) نے الکحل والے مشروبات کو گروپ ون کے سرطان زا مادوں میں شامل کیا ہے، یعنی وہ مادے جن کے انسانوں میں سرطان پیدا کرنے کے کافی شواہد موجود ہیں۔[35] عالمی ادارۂ صحت نے بھی شراب کو "an established carcinogen" یعنی ثابت شدہ سرطان زا مادہ قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ 2019ء میں تقریباً چار لاکھ ایک ہزار (4Lac 1Thousand) اموات شراب کی وجہ سے ہونے والے سرطان سے ہوئیں، جن میں چھاتی، جگر، بڑی آنت، غذا کی نالی اور سر و گردن کے سرطان شامل ہیں۔[36] ایک اور عالمی مطالعے کے مطابق 2020ء میں دنیا بھر میں سرطان کے تقریباً سات لاکھ اکتالیس ہزار (7Lac41Thousand) نئے کیسز شراب نوشی سے منسوب تھے۔[37]

اس تعلق کا حیاتیاتی طریقۂ کار (Mechanism) بھی بڑی حد تک واضح ہو چکا ہے۔ جسم میں الکحل (Ethanol) ٹوٹ کر "ایسیٹالڈیہائیڈ" (Acetaldehyde) نامی مادے میں تبدیل ہوتا ہے، جو خلیات کے جینیاتی مادے (DNA) کو نقصان پہنچاتا اور اس کی مرمت کے نظام میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اس کے علاوہ آکسیڈیٹیو تناؤ (Oxidative Stress) اور ہارمونز میں تبدیلی بھی سرطان کے

عمل میں حصہ لیتے ہیں۔[38] یہ وہ پہلو ہے جو ابتدائی مفسرین کے زمانے میں سامنے نہ تھا، لیکن جدید طب نے حرمتِ خمر کی حکمت کو سمجھنے کا ایک نیا دریچہ کھول دیا۔

2.3: دل اور نظامِ دورانِ خون

یہ وہ مقام ہے جہاں علمی دیانت کا تقاضا سب سے زیادہ ہے۔ ماضی میں بعض مشاہداتی مطالعات کی بنیاد پر یہ بات عام ہوئی کہ "تھوڑی سی شراب دل کے لیے مفید ہے۔" مگر جدید تحقیق نے ان مطالعات میں موجود کئی منہجی کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے، مثلاً یہ کہ شراب نہ پینے والوں کے گروہ میں وہ بیمار لوگ بھی شامل ہوتے تھے جنہوں نے بیماری کی وجہ سے شراب چھوڑ دی تھی، جس سے موازنہ متاثر ہوتا تھا۔ 2023ء کے ایک بڑے میٹا اینالیسس میں، جس میں 107 مطالعات اور اڑتالیس لاکھ (48Lac) سے زائد افراد شامل تھے، یہ نتیجہ سامنے آیا کہ کم مقدار میں شراب نوشی کا تعلق مجموعی شرحِ اموات میں کمی سے ثابت نہیں ہوتا۔[39]

امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن نے 2025ء میں جاری کردہ اپنے سائنسی بیان میں ایک متوازن موقف اختیار کیا ہے۔ اس کے مطابق کم یا معتدل شراب نوشی کے دل پر اثرات کے بارے میں شواہد مخلوط اور محدود ہیں، اور جینیاتی طریقۂ تحقیق (Mendelian Randomization) پر مبنی مطالعات میں کوئی واضح حفاظتی اثر سامنے نہیں آیا؛ جبکہ زیادہ اور یک بارگی کثیر مقدار میں شراب نوشی (Binge Drinking) مسلسل طور پر بلند فشارِ خون، دل کی شریانوں کی بیماری، فالج، دل کی بے ترتیب دھڑکن، دل کے پٹھوں کی کمزوری اور ہارٹ فیلیئر سے وابستہ پائی گئی ہے۔[40]

اس بحث سے ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے کہ ہمیں یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیے کہ "سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ شراب کی ہر مقدار دل کے لیے نقصان دہ ہے"، کیونکہ موجودہ شواہد اس قطعیت کے ساتھ یہ بات نہیں کہتے۔ لیکن یہاں قرآنِ کریم کا اسلوب نہایت قابلِ غور ہے: اس نے شراب میں "منافع" کے وجود کا انکار نہیں فرمایا، بلکہ یہ فیصلہ دیا کہ ﴿وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا﴾۔ اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ یعنی اسلامی حکم کسی ایک عضو پر اثر کی بنیاد پر نہیں بلکہ مجموعی نفع و نقصان کے میزان پر قائم ہے۔ اس اعتبار سے عالمی بوجھِ امراض (Global Burden of Disease) کے 2016ء کے جامع تجزیے کا یہ نتیجہ بہت معنی خیز ہے کہ تمام صحت کے نتائج کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو:

> "the level of alcohol consumption that minimised harm across health outcomes was zero"[41]
>
> "شراب نوشی کی وہ مقدار جو تمام صحت کے نتائج میں نقصان کو کم ترین رکھے، صفر ہے"۔

البتہ دیانت داری کا تقاضا ہے کہ یہ بھی ذکر کیا جائے کہ اسی سلسلے کے 2020ء کے تجزیے میں یہ بات سامنے آئی کہ خطرے کی سطح عمر اور علاقے کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے، اور نوجوانوں کے لیے شراب نوشی کا کوئی صحت بخش پہلو نہیں پایا گیا۔[42] یہ علمی نزاکتیں ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ سائنسی نتائج کو وحی کے ہم پلہ قرار دینا درست نہیں۔

2.4: دماغ اور اعصابی نظام

شراب کا سب سے فوری اور نمایاں اثر دماغ (Brain) پر ہوتا ہے، اور یہی اس کے لغوی نام "خمر" کی اصل حقیقت ہے۔ نشے کی حالت میں فیصلہ سازی، خود پر قابو، توجہ اور یادداشت متاثر ہوتی ہے۔ طویل مدتی اثرات کے بارے میں آکسفورڈ یونیورسٹی (University of Oxford) کے ایک طویل مدتی مطالعے نے تیس سال تک افراد کا جائزہ لے کر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ معتدل مقدار میں شراب نوشی بھی دماغ کے یادداشت سے متعلق حصے "ہپوکیمپس" (Hippocampus) کے سکڑنے کے بڑھتے ہوئے

خطرے سے وابستہ تھی۔[43] زیادہ مقدار میں طویل شراب نوشی دماغی صلاحیتوں میں کمی، اعصابی سوزش اور لت کے مستقل اعصابی نقوش پیدا کرتی ہے۔

مصر میں ماضی قریب کے نامور مفسر، شیخ محمد متولی شعراوی مالکی (المتوفی 1998) نے اسی حقیقت کو عام فہم انداز میں یوں بیان کیا کہ دنیا بھر کے اطباء آج شراب سے منع کرتے ہیں:

> "لأنها تعتدي على كل أجهزة الإنسان: الكبد، والمخ، والجهاز العصبي، والجهاز الهضمي"[44]
>
> "کیونکہ یہ انسان کے تمام نظاموں پر حملہ آور ہوتی ہے: جگر، دماغ، اعصابی نظام اور نظامِ انہضام"۔

یہاں ایک بات واضح کرنا ضروری ہے کہ قرآنِ کریم کے الفاظ ﴿وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ﴾[45] کو براہِ راست کسی اعصابی تحقیق کے مساوی قرار دینا درست نہیں، کیونکہ آیت کا اصل موضوع روحانی غفلت ہے۔ البتہ یہ کہنا بجا ہے کہ نشے کی حالت میں انسان کی ذہنی اور رویہ جاتی صلاحیتوں کا متاثر ہونا اس قرآنی بیان کو معاصر علمی تناظر میں سمجھنے میں مدد دیتا ہے، کیونکہ جو ذہن اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے وہ خشوع کے ساتھ ذکر و نماز کا حق کیسے ادا کرے گا؟ اسی لیے سورۂ نساء میں فرمایا گیا: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾ یعنی نماز کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ انسان کیا کہہ رہا ہے۔

2.5: ذہنی صحت

عالمی ادارۂ صحت (World Health Organization) شراب نوشی کو ڈپریشن، اضطراب (Anxiety)، اور شراب نوشی سے متعلق امراض سمیت متعدد ذہنی اور رویہ جاتی عوارض سے مربوط قرار دیتا ہے، اور خودکشی کو بھی شراب سے متعلق نقصانات میں شمار کرتا ہے۔[46] شراب نوشی کی لت اور شدید ڈپریشن کے باہمی تعلق پر شائع ہونے والے ایک معروف جائزے میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ دستیاب شواہد اس امکان کی تائید کرتے ہیں کہ شراب کے امراض ڈپریشن کے خطرے کو بڑھاتے ہیں، اگرچہ اس تعلق کی تمام جہات ابھی واضح نہیں ہیں۔[47]

تاہم یہاں بھی سببیت (Causality) کے مختلف درجات کو الگ الگ رکھنا ضروری ہے۔ بعض تعلقات میں شواہد مضبوط ہیں، جیسے شراب کی لت اور ڈپریشن، جبکہ بعض میں مطالعات کے نتائج مختلف ہیں، جیسے معتدل شراب نوشی اور طویل مدتی اضطراب۔ ایک محقق کا فرض ہے کہ وہ ہر دعوے کو اس کے حقیقی ثبوت کے درجے پر رکھے۔ یہی علمی دیانت اسلامی تحقیق کی شان ہے، کیونکہ قرآنِ کریم نے خود فرمایا ہے: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾[48] "اور جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔"

3: حادثات اور انسانی جان

شراب کے نقصانات صرف پینے والے تک محدود نہیں رہتے بلکہ دوسروں کی جانوں کو بھی خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق 2019ء میں شراب کی وجہ سے ہونے والے حادثات اور زخموں سے تقریباً سات لاکھ (7Lac) اموات ہوئیں۔ ان میں سے تقریباً دو لاکھ اٹھانوے ہزار (2Lac 98Thousand) اموات سڑک کے حادثات میں ہوئیں، اور ان میں سے بھی تقریباً ایک لاکھ چھپن ہزار (1Lac 56Thousand) افراد کسی دوسرے شخص کی شراب نوشی کی وجہ سے موت کے گھاٹ اترے۔[49] اسی طرح گرنے، ڈوبنے، جلنے، جنسی تشدد اور خاندانی تشدد کے واقعات بھی شراب سے وابستہ نقصانات میں شمار کیے جاتے ہیں۔

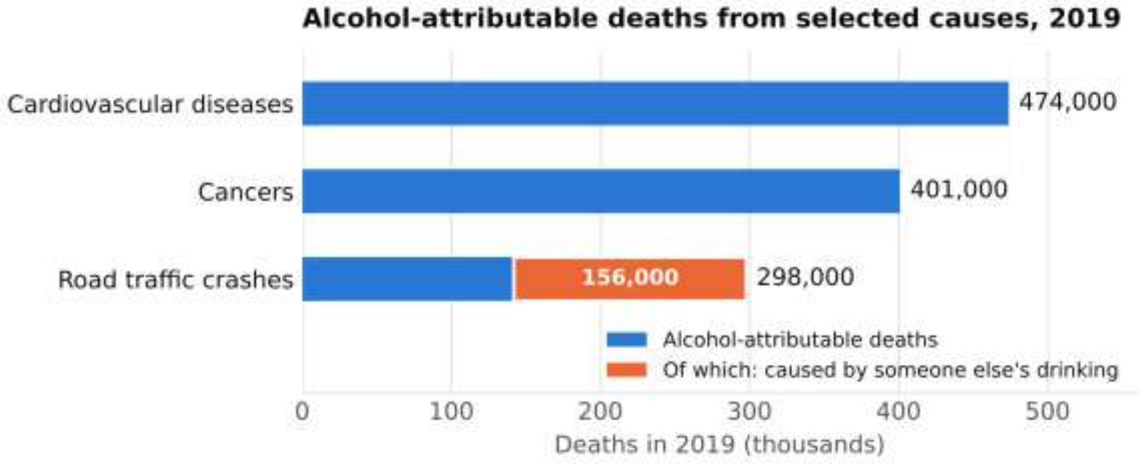

شکل2: 2019ء میں منتخب اسباب سے شراب سے منسوب اموات؛ سڑک کے حادثات کی پٹی میں نارنجی حصہ ان اموات کو ظاہر کرتا ہے جو کسی دوسرے شخص کی شراب نوشی کے سبب ہوئیں (ماخذ: عالمی ادارۂ صحت؛ شکل مقالہ نگار نے انہی اعداد سے تیار کی)[50]

یہ اعداد و شمار ایک گہری اخلاقی حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ شراب پینا محض "ذاتی آزادی" کا معاملہ نہیں، کیونکہ اس کے نتائج بے گناہ انسانوں کو بھگتنے پڑتے ہیں۔ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو غیر معمولی اہمیت دی ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[51] "اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔" اور جس نے ایک انسان کی جان لی گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا۔[52] حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"۔[53] "نہ نقصان اٹھانا ہے اور نہ نقصان پہنچانا ہے۔" شراب کی وجہ سے ہونے والے سڑک کے حادثات اس حدیث کے دوسرے جز "ضرار" یعنی دوسروں کو نقصان پہنچانے کی عصرِ حاضر میں سب سے نمایاں مثال ہیں۔

سورۂ مائدہ کی آیت 91 کا اختتام ایک بلیغ سوال پر ہوتا ہے: ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ "تو کیا تم باز آؤ گے؟" امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے امام فراء کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ استفہام دراصل "باز آ جاؤ" کے حکم کے معنی میں ہے۔[54] جب ہم ہر سال لاکھوں انسانوں کی ان اموات کو دیکھتے ہیں تو یہ قرآنی سوال گویا پوری انسانیت سے خطاب بن جاتا ہے۔

4: خاندان اور معاشرہ

قرآنِ کریم نے شراب کے جس نقصان کو سب سے پہلے بیان فرمایا وہ "العداوة والبغضاء بينكم"[55] ہے۔ یہ بیان اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کی نظر میں شراب کا سب سے بڑا نقصان سماجی رشتوں کا ٹوٹنا ہے۔ جامعہ دمشق کے نامور استاد ڈاکٹر وہبہ الزحیلی (المتوفیٰ 2015ء) نے شراب کے نقصانات کا جامع خاکہ یوں پیش کیا:

> "ومضارها تشمل البدن والنفس والعقل والمال وتعامل الناس بعضهم مع بعض"[56]
>
> "اور اس کے نقصانات بدن، نفس، عقل، مال اور لوگوں کے باہمی معاملات سب کو شامل ہیں"۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے مالی مضرات کے ذیل میں یہ بھی ذکر کیا کہ شراب دولت کو برباد کرتی اور بیوی بچوں کے نان نفقے کی ذمہ داری سے غفلت کا سبب بنتی ہے۔ یہی بات شیخ ابن عاشور نے عرب شعراء کے اشعار کی روشنی میں بیان کی کہ جاہلیت میں لوگ شراب کے لیے اپنے کپڑے تک گروی رکھ دیتے تھے اور اس کی قیمت میں مول تول کو عیب سمجھتے تھے۔[57] شام کے نامور معاصر عالم محمد علی صابونی (المتوفیٰ 2021ء) نے حکمتِ تشریع کے باب میں لکھا:

> "حرم الله الخمر والميسر، لما فيهما من الأضرار الفادحة، والمفاسد الكثيرة".[58]
> "اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کو ان میں موجود سنگین نقصانات اور بے شمار مفاسد کی وجہ سے حرام فرمایا"۔

جدید سماجی تحقیقات ان بیانات کی تائید میں قابلِ ذکر شواہد پیش کرتی ہیں۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق طویل مدتی نقصان دہ شراب نوشی خاندانی مسائل، کام کی جگہ پر مشکلات، مالی بحران اور بے روزگاری کا سبب بنتی ہے۔[59] 2026ء میں شائع ہونے والے ایک منظم جائزے اور میٹا اینالیسس میں، جس میں ترقی یافتہ ممالک کے 21 مطالعات اور چھہتر ہزار (76Thousand) سے زائد افراد شامل تھے، یہ نتیجہ سامنے آیا کہ شراب نوشی کا میاں بیوی کے درمیان تشدد (Intimate Partner Violence) کے بڑھتے ہوئے امکان سے نمایاں تعلق ہے؛ شرابی مرد کی جانب سے عورت پر تشدد کا امکان تقریباً اکتالیس فیصد زیادہ پایا گیا۔[60]

یہ نتائج قرآنی تعبیر "بینکم" (تمہارے درمیان) کی معنویت کو اجاگر کرتے ہیں۔ شراب کی پیدا کردہ دشمنی سب سے پہلے گھر کے اندر، سب سے قریبی رشتوں کے درمیان ظاہر ہوتی ہے۔ اسلام نے خاندان کو معاشرے کی بنیادی اکائی قرار دیا ہے اور میاں بیوی کے رشتے کو ﴿مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾[61] "محبت اور رحمت" سے تعبیر فرمایا ہے۔ شراب اس محبت و رحمت کو عداوت و بغض میں بدل دیتی ہے، اور یہی وہ تضاد ہے جس کی وجہ سے شریعت نے اسے کسی صورت قبول نہیں کیا۔

5: حمل اور آنے والی نسل

شراب کے نقصانات صرف موجودہ نسل تک محدود نہیں رہتے بلکہ آنے والی نسل کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ دورانِ حمل شراب نوشی سے بچے میں جو جسمانی، ذہنی اور رویہ جاتی نقائص پیدا ہوتے ہیں انہیں مجموعی طور پر "فیٹل الکحل اسپیکٹرم ڈس آرڈر" (Fetal Alcohol Spectrum Disorder) کہا جاتا ہے۔ ایک عالمی منظم جائزے کے مطابق عام آبادی کے بچوں اور نوجوانوں میں اس عارضے کی شرح تقریباً 7.7 فی ہزار پائی گئی۔[62] یہ عارضہ مستقل ہوتا ہے اور اس کی مکمل روک تھام کا واحد طریقہ دورانِ حمل شراب سے مکمل اجتناب ہے۔

البتہ 2024ء کے ایک منظم جائزے میں، جس میں زندگی کے ابتدائی ایک ہزار دنوں میں دماغی نشوونما پر قبل از پیدائش شراب کے اثرات کا مطالعہ کیا گیا، محققین نے لکھا کہ نتائج:

> "suggest inconsistent associations between PAE and early brain development"[63]
> "قبل از پیدائش شراب کے اثر اور ابتدائی دماغی نشوونما کے درمیان غیر مستقل تعلق کی نشاندہی کرتے ہیں۔"

یعنی ابتدائی ایام کی دماغی تصویر کشی کے بعض نتائج ابھی واضح نہیں، اگرچہ بعض تحقیقات میں دماغ کے بعض حصوں کے چھوٹا ہونے کی نشاندہی ہوئی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہی موضوع پر مختلف پہلوؤں سے شواہد کی قوت مختلف ہو سکتی ہے۔

اسلامی تناظر میں یہ بحث "حفظِ نسل" کے مقصد سے براہِ راست منسلک ہے۔ شیخ ابن عاشور نے، جیسا کہ پہلے گزرا، شراب کے نقصانات میں "ضعف فی النسل" یعنی نسل کی کمزوری کا خاص طور پر ذکر کیا تھا۔ اسلام نے بچے کے حقوق اس کی پیدائش سے پہلے ہی متعین فرما دیے ہیں، یہاں تک کہ حاملہ عورت کو روزہ چھوڑنے کی رخصت دی گئی تاکہ بچے کو نقصان نہ پہنچے۔ جب ایک عبادت میں بھی جنین کی صحت کا اتنا لحاظ رکھا گیا تو وہ چیز کیسے جائز ہو سکتی ہے جو اسے مستقل معذوری میں مبتلا کر سکتی ہے؟

6: مقاصدِ شریعت کی روشنی میں تجزیہ

اسلامی قانون کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ تمام احکامِ شرعیہ انسانی مصالح کی حفاظت کے لیے ہیں۔ حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی رحمہ اللہ نے ان مصالح کو پانچ بنیادی مقاصد میں سمیٹ دیا اور شراب کی سزا کو براہِ راست "حفظِ عقل" سے مربوط فرمایا:

> "ومقصود الشرع من الخلق خمسة: وهو أن يحفظ عليهم دينهم ونفسهم وعقلهم ونسلهم ومالهم... وإيجاب حد الشرب إذ به حفظ العقول التي هي ملاك التكليف"۔[64]
>
> "اور مخلوق کے بارے میں شریعت کے مقاصد پانچ ہیں: یہ کہ ان کے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی جائے... اور شراب نوشی کی حد اس لیے واجب کی گئی کہ اس سے عقلوں کی حفاظت ہوتی ہے، جو شرعی ذمہ داری (تکلیف) کی بنیاد ہیں۔"

امام غزالی رحمہ اللہ کا یہ جملہ کہ عقل "ملاک التكليف" یعنی شرعی ذمہ داری کی بنیاد ہے، شراب کی حرمت کا فلسفیانہ خلاصہ ہے۔ انسان کو دوسری مخلوقات پر جو شرف حاصل ہے وہ عقل ہی کی بدولت ہے، اور جو چیز اس عقل کو ڈھانپ دے وہ انسان کو اس کے امتیازی مقام سے گرا دیتی ہے۔ اس بنیاد پر جدید شواہد کو پانچوں مقاصد کے تحت یوں ترتیب دیا جا سکتا ہے:

حفظِ عقل (بنیادی مقصد): دماغی صلاحیتوں کی کمزوری، فیصلہ سازی میں خلل، لت اور ذہنی امراض۔ یہ شراب کا سب سے براہِ راست نقصان ہے، اور اسی لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے "ما خامر العقل" سے تعبیر فرمایا۔

حفظِ نفس: جگر کی بیماریاں، سرطان، دل کے امراض، سڑک کے حادثات اور دیگر زخم، جن سے ہر سال لاکھوں جانیں ضائع ہوتی ہیں۔

حفظِ نسل: دورانِ حمل شراب کے اثرات، خاندانی تشدد اور خاندانی نظام کا انتشار۔

حفظِ مال: شراب پر خرچ ہونے والی دولت، علاج کے اخراجات، بے روزگاری اور کام کی صلاحیت میں کمی۔ یہ وہی بات ہے جسے صحابۂ کرام نے آیتِ بقرہ کے نزول سے پہلے اپنے سوال میں بیان کیا تھا کہ شراب "مُذْهِبَةٌ لِلْعَقْلِ مُتْلِفَةٌ لِلْمَالِ"۔[65] یعنی عقل کو زائل اور مال کو برباد کرنے والی ہے۔

حفظِ دین: اللہ کی یاد اور نماز سے غفلت، جس کی تصریح خود قرآنِ کریم نے فرمائی، اور ایمان کی کیفیت کا زائل ہونا جس کا ذکر حدیث میں آیا۔

اس تقسیم سے واضح ہوتا ہے کہ شراب کا نقصان کسی ایک مقصدِ شریعت تک محدود نہیں بلکہ وہ بیک وقت پانچوں مقاصدِ شرع کو متاثر کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی حرمت کو "قطعی" اور اس کے ارتکاب کو "کبیرہ گناہ" قرار دیا گیا۔

7: نبوی منہجِ انسداد اور جدید صحتِ عامہ

اسوۂ نبوی میں شراب کے خاتمے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا، وہ محض ایک قانونی اعلان نہ تھا بلکہ ایک مکمل سماجی حکمتِ عملی تھی، جس کے کئی پہلو جدید صحتِ عامہ (Public Health) کے اصولوں سے حیرت انگیز مماثلت رکھتے ہیں۔ اس حکمتِ عملی کے چند نمایاں عناصر یہ ہیں:

<u>ذہن سازی کے بعد قانون</u>: قرآنِ کریم نے پہلے نفع و نقصان کا میزان پیش کر کے ذہنوں کو تیار کیا، پھر عملی پابندی لگائی اور آخر میں قطعی حرمت کا اعلان فرمایا۔ آج بھی کسی سماجی برائی کے خاتمے کے لیے آگاہی، تعلیم اور ذہن سازی کو قانون سازی پر مقدم رکھنا مؤثر سمجھا

جاتا ہے۔ البتہ یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تدریج کا یہ عمل نزولِ وحی کے زمانے سے خاص تھا؛ اب حکم مکمل ہو چکا ہے، اور تدریج کی گنجائش صرف دعوت و اصلاح کے اسلوب میں ہے، حکم کو نرم کرنے میں نہیں۔

ذریعے کا انسداد: "ما أسكر كثيره فقليله حرام" کا اصول دراصل "سد الذرائع"[66] کی عملی صورت ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ لت میں مبتلا کوئی شخص ابتدا ہی سے عادی نہیں ہوتا بلکہ "تھوڑی سی" مقدار سے آغاز کرتا ہے۔ امام فخر الدین زیلعی حنفی (المتوفیٰ 743ھ) رحمہ اللہ کا یہ قول کہ قلیل، کثیر کی طرف بلاتا ہے[67]، اسی نفسیاتی حقیقت کی ترجمانی ہے۔ جب پہلا قدم ہی ممنوع ہو جائے تو آخری انجام تک پہنچنے کا راستہ خود بخود بند ہو جاتا ہے۔

پوری زنجیر پر پابندی: جیسا کہ پہلے گزرا، حضور نبی کریم ﷺ نے شراب پینے والے کے ساتھ ساتھ بنانے، بیچنے، خریدنے اور منتقل کرنے والوں پر بھی لعنت فرمائی۔ جدید صحتِ عامہ کے ماہرین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ صرف صارف کو نصیحت کرنا کافی نہیں، بلکہ دستیابی، تشہیر اور تجارت کو محدود کرنا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔[68] اسلام نے یہ اصول اپنے ابتدائی دور ہی میں نافذ فرما دیا تھا۔

ایمانی محرک: اسلامی حکمتِ عملی کا سب سے منفرد پہلو یہ ہے کہ اس نے بیرونی پابندی کے ساتھ ایک داخلی محرک بھی پیدا کیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے شراب کسی حکومتی جبر کے خوف سے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت میں چھوڑی، اور یہی وجہ ہے کہ ایک ہی دن میں پورا معاشرہ بدل گیا۔ جدید دنیا میں شراب پر قانونی پابندیوں کے بعض تجربات، مثلاً بیسویں صدی کے اوائل میں امریکہ میں نافذ کی گئی پابندی،[69] متوقع کامیابی حاصل نہ کر سکے، اور اس کی ایک بڑی وجہ یہی داخلی محرک کا فقدان سمجھی جاتی ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ نشے کے خلاف کوئی بھی مہم اس وقت تک مکمل کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک وہ انسان کے دل اور ضمیر کو مخاطب نہ کرے۔

توبہ اور بحالی کا دروازہ: اسلام نے شرابی کے لیے سزا مقرر فرمائی، مگر توبہ کا دروازہ کبھی بند نہیں کیا۔ قرآنِ کریم کا اعلان ہے: ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾[70] "فرما دیجیے: اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔" یہ آیت نشے کے عادی افراد کی بحالی کے لیے ایک امید افزا پیغام ہے، اور یہ واضح کرتی ہے کہ اسلامی معاشرے کو ان افراد کو دھتکارنے کے بجائے ان کے علاج اور واپسی کی راہ ہموار کرنی چاہیے۔

8: تقابلی تجزیہ: موافقت، جزوی موافقت اور منہجی حدود

یہ اس مقالے کا مرکزی حصہ ہے، جس میں اسلامی نصوص اور جدید شواہد کا براہِ راست تقابل پیش کیا جاتا ہے۔ درج ذیل جدول اس تقابل کا خلاصہ ہے۔ واضح رہے کہ اس جدول کا مقصد یہ دعویٰ کرنا نہیں کہ "اسلام نے چودہ سو سال پہلے یہ سائنسی حقائق بیان کر دیے تھے"، بلکہ یہ دکھانا ہے کہ جدید شواہد اسلامی نصوص میں بیان کردہ بعض مضرات کی معاصر تجرباتی تعبیر فراہم کرتے ہیں۔

اسلامی نص یا تصور	اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ اثر	جدید تحقیق کے نتائج	شواہد کی نوعیت
الخمر ما خامر العقل	عقل کا ڈھانپا جانا	دماغی و ادراکی اثرات، لت	مضبوط
العداوة والبغضاء بينكم	باہمی دشمنی اور بغض	خاندانی تشدد، جھگڑے، جرائم	مضبوط (تعلق)
يصدكم عن ذكر الله	عبادت سے غفلت	ذہنی و رویہ جاتی صلاحیت میں خلل	بالواسطہ

اسلامی نص یا تصور	اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ اثر	جدید تحقیق کے نتائج	شواہد کی نوعیت
إثمهما أكبر من نفعهما	نقصان، نفع سے زیادہ	جگر، سرطان، مجموعی بوجھِ امراض	مضبوط
ليس بدواء ولكنه داء	دوا نہیں، بیماری	کم مقدار کے فائدے کا دعویٰ متنازع	جزوی و زیرِ بحث
حفظِ نفس	جان کا تحفظ	حادثات اور زخموں سے اموات	مضبوط
حفظِ نسل	نسل کا تحفظ	دورانِ حمل نقصانات(FASD)	مضبوط؛ بعض پہلو غیر مستقل
حفظِ مال	مال کا تحفظ	مالی بحران، بے روزگاری	معتدل

اس تقابل سے تین سطحیں سامنے آتی ہیں:

اول: واضح موافقت کے مقامات۔ عقل پر اثر، جگر اور سرطان کے امراض، حادثات اور خاندانی تشدد کے بارے میں جدید شواہد مضبوط ہیں اور قرآن و سنت میں بیان کردہ نقصانات سے واضح مطابقت رکھتے ہیں۔ یہاں یہ کہنا درست ہے کہ جدید تحقیق نے حرمت کی حکمت کو پہلے سے زیادہ روشن کر دیا ہے۔

دوم: جزوی موافقت کے مقامات۔ کم مقدار میں شراب نوشی کے دل پر اثرات اور بعض ذہنی امراض کے ساتھ سببی تعلق کے بارے میں شواہد ابھی مکمل طور پر یکسو نہیں۔ تاہم یہاں بھی رجحان یہ ہے کہ کم مقدار کے فوائد کے پرانے دعوے کمزور پڑ رہے ہیں۔ اسلامی حکم "قليله حرام" اس بحث سے بے نیاز ہے، کیونکہ وہ کسی ایک عضو پر اثر کے بجائے ذریعے کے انسداد (سد الذرائع) اور مجموعی نفع و نقصان کے اصول پر قائم ہے، جیسا کہ امام فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قلیل، کثیر کی طرف بلاتا ہے۔

سوم: منہجی حدود کے مقامات۔ "ذکر اللہ اور نماز سے روکنا" ایک روحانی حقیقت ہے جس کی پیمائش تجرباتی سائنس کے دائرۂ کار سے باہر ہے۔ اسی طرح "رجس" اور "عمل الشیطان" جیسے قرآنی اوصاف اخلاقی و غیبی حقائق ہیں جنہیں لیبارٹری میں ثابت یا رد نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلامی حکم کی بنیاد سائنس پر نہیں بلکہ وحی پر ہے، اور سائنس اس حکم کی بعض حکمتوں کو سمجھنے کا ایک ذریعہ ہے، اس کی بنیاد نہیں۔

اس بحث کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ اسلامی شریعت نے خمر کو محض ایک غذائی یا مشروبی معاملے کے طور پر نہیں بلکہ انسانی عقل، جان، مال، خاندان اور معاشرتی نظم پر اس کے وسیع اثرات کے تناظر میں ممنوع قرار دیا۔ جدید طبی، نفسیاتی اور سماجی تحقیقات نے شراب کے متعدد جسمانی، ذہنی اور معاشرتی نقصانات کو تجرباتی شواہد کے ذریعے واضح کیا ہے۔ تاہم جدید سائنسی نتائج کو اسلامی نصوص کی "تصدیق" کے بجائے ان احکام کی بعض حکمتوں اور انسانی مصلحتوں کو سمجھنے کے ایک معاصر علمی وسیلے کے طور پر دیکھنا منہجی طور پر زیادہ درست ہے۔ اگر کل کوئی نئی تحقیق کسی خاص پہلو میں مختلف نتیجہ پیش کرے تو اس سے اسلامی حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ وہ حکم کسی تجربے کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو ﴿وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ ہے۔

خلاصۂ بحث

اس مقالے میں شراب کی حرمت کا اسلامی نصوص اور جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا۔ لغوی تحقیق سے واضح ہوا کہ "خمر" کا بنیادی مفہوم عقل کو ڈھانپنا ہے، اور اسی بنیاد پر احادیثِ مبارکہ نے ہر نشہ آور شے کو خمر کے حکم میں داخل کیا۔ قرآنِ کریم نے حرمت کو تین مراحل میں حکیمانہ تدریج کے ساتھ نافذ فرمایا اور سورۂ مائدہ میں اس کے دو بنیادی مضرات، یعنی سماجی دشمنی اور روحانی غفلت، کی تصریح فرمائی۔ فقہِ حنفی میں متاخرین کے مفتیٰ بہ قول کے مطابق ہر نشہ آور شے کی قلیل مقدار بھی حرام ہے، اور یوں مذاہبِ اربعہ کا عملی اتفاق قائم ہوا۔

جدید طبی تحقیقات نے شراب کو جگر کی مہلک بیماریوں، متعدد اقسام کے سرطان، دماغی نقصانات اور ذہنی امراض سے مربوط پایا ہے۔ حادثات، خاندانی تشدد اور آنے والی نسل پر اس کے اثرات بھی منظم جائزوں سے واضح ہوئے ہیں۔ جدید عرب علماء، بالخصوص شیخ ابن عاشور، ڈاکٹر وہبہ زحیلی، شیخ صابونی اور شیخ شعراوی مالکی نے بھی ان نقصانات کی طرف توجہ دلائی۔ تاہم مقالے میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ کم مقدار کے دل پر اثرات جیسے بعض پہلوؤں میں شواہد ابھی زیرِ بحث ہیں، اور بعض قرآنی حقائق تجرباتی سائنس کے دائرے سے باہر ہیں۔ مقاصدِ شریعت کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ شراب بیک وقت حفظِ عقل، نفس، نسل، مال اور دین پانچوں مقاصد کو منفی طور پر متاثر کرتی ہے۔

تجاویز وسفارشات

1۔ دینی مدارس اور جامعات کے نصاب میں "اسلامی احکام اور جدید طب" کے موضوع پر ایسا مضمون شامل کیا جائے جو طلبہ کو معتبر سائنسی مصادر، شواہد کے درجات اور منہجی احتیاط سے روشناس کرائے، تاکہ غیر مصدقہ اقوال کے بجائے مستند معلومات پیش کی جا سکیں۔

2۔ خطباء اور مبلغین شراب اور منشیات کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے قرآن وسنت کے دلائل کے ساتھ عالمی ادارۂ صحت جیسے معتبر اداروں کے تازہ اعداد و شمار پیش کریں، اور مبالغہ آمیز یا بلا حوالہ دعووں سے گریز کریں۔

3۔ حکومتی سطح پر صحتِ عامہ کی پالیسیوں میں شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کی روک تھام کے لیے ایسے اقدامات کیے جائیں جو سپلائی اور طلب دونوں پر اثر انداز ہوں، جیسا کہ حدیث میں شراب کی پوری زنجیر پر لعنت سے اس اصول کی طرف رہنمائی ملتی ہے؛ نیز نشے کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز کو دینی ونفسیاتی رہنمائی سے مربوط کیا جائے۔

4۔ اسلامی علوم اور طب وصحتِ عامہ کے ماہرین پر مشتمل مشترکہ تحقیقی منصوبے شروع کیے جائیں جو مسلم معاشروں میں شراب اور منشیات کے رجحانات، دینی وابستگی کے حفاظتی کردار اور بحالی کے مؤثر طریقوں پر مقامی سطح کے اعداد و شمار فراہم کریں۔

5۔ ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا پر شراب نوشی کو "جدیدیت" یا "سماجی آزادی" کی علامت بنا کر پیش کرنے کے رجحان کا مقابلہ کرنے کے لیے ایسی آگاہی مہمات چلائی جائیں جو شراب کے حقیقی طبی و سماجی نقصانات کو سائنسی شواہد کے ساتھ بیان کریں، خصوصاً نوجوانوں اور خواتین کو دورانِ حمل کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔

[1]al-Qur’ān al-Karīm, al-A‘rāf 7:157.
[2]World Health Organization, "Alcohol," Fact Sheet, June 28, 2024, https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/alcohol.
[3]Wahbah al-Zuḥaylī, al-Tafsīr al-Munīr fī al-‘Aqīdah wa al-Sharī‘ah wa al-Manhaj, (Damascus: Dār al-Fikr al-Mu‘āṣir, 2nd ed., 1418 AH), 2:276.
[4]Muḥammad ‘Alī al-Ṣābūnī, Rawā’i‘ al-Bayān Tafsīr Āyāt al-Aḥkām, (Damascus: Maktabat al-Ghazālī; Beirut: Mu’assasat Manāhil al-‘Irfān, 3rd ed., 1980), 1:281.
[5]Laura Michalak and Karen Trocki, "Alcohol and Islam: An Overview," Contemporary Drug Problems 33, no. 4 (2006): 523–62.
[6]Aḥmad ibn Fāris, Mu‘jam Maqāyīs al-Lughah, ed. ‘Abd al-Salām Muḥammad Hārūn, (Beirut: Dār al-Fikr, 1979), 2:215.
[7]Ismā‘īl ibn Ḥammād al-Jawharī, al-Ṣiḥāḥ Tāj al-Lughah wa Ṣiḥāḥ al-‘Arabiyyah, ed. Aḥmad ‘Abd al-Ghafūr ‘Aṭṭār, (Beirut: Dār al-‘Ilm li al-Malāyīn, 4th ed., 1987), 2:649.
[8]Fakhr al-Dīn Muḥammad ibn ‘Umar al-Rāzī, Mafātīḥ al-Ghayb, (Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 3rd ed., 1420 AH), 12:423.
[9]Muḥammad ibn Ismā‘īl al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, ed. Muḥammad Zuhayr ibn Nāṣir al-Nāṣir, (Beirut: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), ḥadīth no. 4619.
[10]Yaḥyā ibn Sharaf al-Nawawī, al-Minhāj Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj, (Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 2nd ed., 1392 AH), 15:4.
[11]Muḥammad al-Ṭāhir ibn ‘Āshūr, Tafsīr al-Taḥrīr wa al-Tanwīr, (Tunis: al-Dār al-Tūnisiyyah li al-Nashr, 1984), 2:340.
[12]al-Qur’ān, 2:219.
[13]al-Qur’ān, 4:43.
[14]al-Qur’ān, 5:90–91.
[15]Muḥammad ibn Jarīr al-Ṭabarī, Jāmi‘ al-Bayān ‘an Ta’wīl Āy al-Qur’ān, ed. ‘Abd Allāh ibn ‘Abd al-Muḥsin al-Turkī, (Cairo: Dār Hajr, 2001), 8:657.
[16]A narration of the same meaning is found in Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, (Beirut: Mu’assasat al-Risālah), 1:442; Shaykh Shu‘ayb al-Arna’ūṭ has graded its chain of transmission as ṣaḥīḥ.
[17]‘Abd Allāh ibn Aḥmad al-Nasafī, Madārik al-Tanzīl wa Ḥaqā’iq al-Ta’wīl, ed. Yūsuf ‘Alī Budaywī, (Beirut: Dār al-Kalim al-Ṭayyib, 1998), 1:181.
[18]al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, ḥadīth no. 2464; Muslim ibn al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, ed. Muḥammad Fu’ād ‘Abd al-Bāqī, (Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, n.d.), ḥadīth no. 1980.
[19]al-Ṭabarī, Jāmi‘ al-Bayān, 8:656.
[20]Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, ḥadīth no. 1748.
[21]Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, ḥadīth no. 2003. The text of this ḥadīth is also narrated in the words: “Kull muskir khamr wa kull khamr ḥarām”; see Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, (Beirut: Mu’assasat al-Risālah), ḥadīth no. 4830, and its chain is ṣaḥīḥ.
[22]‘Alī ibn Abī Bakr al-Marghīnānī, al-Hidāyah fī Sharḥ Bidāyat al-Mubtadī, ed. Ṭalāl Yūsuf, (Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, n.d.), 4:393, 396.
[23]جنکو فقہی اصطلاح میں اشربہ ظنیہ کہا جاتا ہے۔

[24]Sulaymān ibn al-Ash'ath Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, ed. Muḥammad Muḥyī al-Dīn 'Abd al-Ḥamīd, (Beirut: al-Maktabah al-'Aṣriyyah, n.d.), ḥadīth no. 3681; Muḥammad ibn 'Īsā al-Tirmidhī, Sunan al-Tirmidhī, ed. Aḥmad Muḥammad Shākir et al., (Egypt: Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 2nd ed., 1975), ḥadīth no. 1865.
[25]Muḥammad ibn 'Alī al-Ḥaṣkafī, al-Durr al-Mukhtār, printed with Muḥammad Amīn ibn 'Ābidīn, Radd al-Muḥtār 'alā al-Durr al-Mukhtār, (Cairo: Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 2nd ed., 1966), 6:454.

[26]یعنی امام مالک وشافعی واحمد بن حنبل رحمہم اللہ۔

[27]Imām Aḥmad Raḍā Khān Barelvī, Fatāwā Raḍawiyyah, (Lahore: Raza Foundation, 2003), 25:108.
[28]Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, ḥadīth no. 1984.
[29]See: Sulaymān ibn al-Ash'ath Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, ed. Muḥammad Muḥyī al-Dīn 'Abd al-Ḥamīd, (Beirut: al-Maktabah al-'Aṣriyyah, n.d.), ḥadīth no. 3674.
[30]al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, ḥadīth no. 2475; Muslim, Ṣaḥīḥ Muslim, ḥadīth no. 57.
[31]Aḥmad ibn Shu'ayb al-Nasā'ī, Sunan al-Nasā'ī, (Aleppo: Maktab al-Maṭbū'āt al-Islāmiyyah, 2nd ed., 1986), ḥadīth no. 5666.
[32]Ibn 'Āshūr, al-Taḥrīr wa al-Tanwīr, 2:344.
[33]World Health Organization, "Alcohol."
[34]Xiaoxiao Niu et al., "Global Prevalence, Incidence, and Outcomes of Alcohol Related Liver Diseases: A Systematic Review and Meta-Analysis," BMC Public Health 23 (2023): 859, https://doi.org/10.1186/s12889-023-15749-x.
[35]International Agency for Research on Cancer, Alcohol Consumption and Ethyl Carbamate, IARC Monographs on the Evaluation of Carcinogenic Risks to Humans 96 (Lyon: IARC, 2010).
[36]World Health Organization, "Alcohol."
[37]Harriet Rumgay et al., "Global Burden of Cancer in 2020 Attributable to Alcohol Consumption: A Population-Based Study," The Lancet Oncology 22, no. 8 (2021): 1071–80.
[38]Helmut K. Seitz and Felix Stickel, "Molecular Mechanisms of Alcohol-Mediated Carcinogenesis," Nature Reviews Cancer 7, no. 8 (2007): 599–612.
[39]Jinhui Zhao et al., "Association Between Daily Alcohol Intake and Risk of All-Cause Mortality: A Systematic Review and Meta-Analyses," JAMA Network Open 6, no. 3 (2023): e236185, https://doi.org/10.1001/jamanetworkopen.2023.6185.
[40]Mariann R. Piano et al., "Alcohol Use and Cardiovascular Disease: A Scientific Statement from the American Heart Association," Circulation 151 (2025), https://doi.org/10.1161/CIR.0000000000001341.
[41]GBD 2016 Alcohol Collaborators, "Alcohol Use and Burden for 195 Countries and Territories, 1990–2016: A Systematic Analysis for the Global Burden of Disease Study 2016," The Lancet 392, no. 10152 (2018): 1015, https://doi.org/10.1016/S0140-6736(18)31310-2.

[42]GBD 2020 Alcohol Collaborators, "Population-Level Risks of Alcohol Consumption by Amount, Geography, Age, Sex, and Year: A Systematic Analysis for the Global Burden of Disease Study 2020," The Lancet 400, no. 10347 (2022): 185–235.
[43]Anya Topiwala et al., "Moderate Alcohol Consumption as Risk Factor for Adverse Brain Outcomes and Cognitive Decline: Longitudinal Cohort Study," BMJ 357 (2017): j2353.
[44]Muḥammad Mutawallī al-Sha‘rāwī, Tafsīr al-Sha‘rāwī: al-Khawāṭir, (Cairo: Maṭābi‘ Akhbār al-Yawm, 1997), 6:3664.
[45]مکمل آیت کا ترجمہ ہے: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟۔(سورۃ مائدہ:91)
[46]World Health Organization, "Alcohol."
[47]Joseph M. Boden and David M. Fergusson, "Alcohol and Depression," Addiction 106, no. 5 (2011): 906–14.
[48]al-Qur’ān, 17:36.
[49]World Health Organization, "Alcohol."
[50]World Health Organization, "Alcohol."
[51]al-Qur’ān, 2:195.
[52]al-Qur’ān, 5:32.
[53]Mālik ibn Anas, al-Muwaṭṭa’, riwāyat Yaḥyā, ed. Muḥammad Fu’ād ‘Abd al-Bāqī, (Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 1985), 2:745, ḥadīth no. 31; Muḥammad ibn Yazīd ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, ed. Muḥammad Fu’ād ‘Abd al-Bāqī, (Cairo: Dār Iḥyā’ al-Kutub al-‘Arabiyyah, n.d.), ḥadīth no. 2341.
[54]‘Abd al-Raḥmān ibn ‘Alī ibn al-Jawzī, Zād al-Masīr fī ‘Ilm al-Tafsīr, ed. ‘Abd al-Razzāq al-Mahdī, (Beirut: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1422 AH), 1:582.
[55]مکمل آیت کا ترجمہ ہے: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟۔(سورۃ مائدہ:91)
[56]al-Zuḥaylī, al-Tafsīr al-Munīr, 2:276.
[57]Ibn ‘Āshūr, al-Taḥrīr wa al-Tanwīr, 2:344.
[58]al-Ṣābūnī, Rawā’i‘ al-Bayān, 1:281.
[59]World Health Organization, "Alcohol."
[60]Amany Tanyos et al., "Perpetrator Alcohol Use and Intimate Partner Violence in High-Income Countries: A Systematic Review and Meta-Analysis," Addiction (2026), https://doi.org/10.1111/add.70540.
[61]al-Qur’ān, 30:21.
[62]Svetlana Popova et al., "Global Prevalence of Fetal Alcohol Spectrum Disorder Among Children and Youth: A Systematic Review and Meta-analysis," JAMA Pediatrics 171, no. 10 (2017): 948–56.
[63]Maria Pielage et al., "The Association of Prenatal Alcohol Exposure With Brain Development During the First 1000 Days of Life: A Systematic Review," Prenatal Diagnosis 44, no. 13 (2024): 1603–13, https://doi.org/10.1002/pd.6694.
[64]Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad al-Ghazālī, al-Mustaṣfā, ed. Muḥammad ‘Abd al-Salām ‘Abd al-Shāfī, (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1993), 174.

[65]Ibn ʻĀshūr, al-Taḥrīr wa al-Tanwīr, 2:338.

[66]سد الذرائع سے مراد "کسی جائز کام کو اس لیے روک دینا کہ وہ حرام یا شرعاً ممنوع کام تک پہنچنے کا ذریعہ بن سکتا ہو۔"

[67]ʻUthmān ibn ʻAlī al-Zaylaʻī, Tabyīn al-Ḥaqā'iq Sharḥ Kanz al-Daqā'iq, (Cairo: al-Maṭbaʻah al-Kubrā al-Amīriyyah, Būlāq, 1313 AH), 6:46.

[68]Peter Anderson, Dan Chisholm, and Daniela C. Fuhr, "Effectiveness and Cost-Effectiveness of Policies and Programmes to Reduce the Harm Caused by Alcohol," The Lancet 373, no. 9682 (2009): 2234–46, https://doi.org/10.1016/S0140-6736(09)60744-3

[69]Daniel Okrent, Last Call: The Rise and Fall of Prohibition (New York: Scribner, 2010).

[70]al-Qur'ān, 39:53.